مستفتیین و مستفسرین کے اسماء خود ان کی ہی مصلحت کے پیش نظر محذوف ہیں

دَارُالافتاء جامعہ مدنیہ لاہور

حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الواحد زید مجدہم، مدرس، نائب مفتی و فاضل جامعہ مدنیہ

سوال : کچھ لوگ لاؤڈ سپیکر پر درس قرآن کی مخالفت کرتے ہیں اور اس کی دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ اسی دوران کچھ لوگ لیٹرین یا غسل خانے میں ننگے یا قابلِ اعتراض حالت میں شاید ہوں اور ایسی حالت میں اُن کے کانوں میں قرآن و حدیث کی آواز نہیں پہنچنی چاہیے تو کیا اس بنا پر لاؤڈ سپیکر پر درسِ قرآن بند کر دینا چاہیے، جبکہ عورتیں جو نہ مسجد جاتی ہیں اور نہ جمعہ پڑھنے جاتی ہیں ان کی دینی تعلیم و تربیت کے لیے لاؤڈ سپیکر پر درسِ قرآن نہایت ضروری ہے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔

جواب : استنجاء وغیرہ کی حالت میں خود اس شخص کو قرآن پاک پڑھنا بلکہ زبان سے کچھ کلام کرنا یا ذکر کرنا منع ہے۔ اگر ایسی حالت میں کان میں کسی کے پڑھنے کی آواز آجائے تو مضائقہ نہیں۔

لاؤڈ سپیکر پر محض اس غرض سے درس دینا کہ قُرب وجوار کی عورتیں گھر میں بیٹھ کر سُنیں نہایت نامناسب ہے اور اس سے پرہیز ضروری ہے کیونکہ

(۱) اگرچہ راجح قول یہ ہے کہ قرآنِ پاک کو سُننا فرضِ کفایہ ہے، لیکن بعض علماء کی رائے میں فرض عین ہے اور اختلاف سے بچتے ہُوئے عمل کرنا اولی ہے اور ظاہر ہے کہ لاؤڈ سپیکر میں کی گئی تلاوت بہت سے لوگوں کے کان میں پہنچتی ہے، لیکن اکثر توجہ نہیں کرتے۔

وفی شرح المنیۃ و الاصل ان الاستماع للقرآن فرض کفایۃ لانہ لاقامۃ حقہ بان یکون ملتفتا الیہ غیر مضیع وذلك محصل بالضات البعض کما فی رد السلام ... ونقل الحموی من استاذہ قاضی القضاۃ یحیی الشھیر بمنقاری ذادہ ان لہ رسالۃ حقق فیھا ان استماع القران فرض عین

(ج ۱ ص ۳۰۴ رد المحتار)

علامہ ابن عابدین رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں کہ بازاروں اور مشغولیت کی جگہوں پر قرآن پاک (بلند آواز سے) پڑھنا اس کی بے حرمتی کا ارتکاب کرنا ہے اور گناہ پڑھنے والے پر ہوتا ہے۔

الا انہ یجب علی القاری احترامہ بان لا یقرأہ فی الاسواق ومواضع الاشتغال فاذا قرأہ فیھا کان ھو المضیع لحرمتہ فیکون الاثم علیہ دون اھل الاشتغال دفعا للحرج (ج ۱ ص ۳۰۴ ایضاً)

(۲) کوئی بیمار ہو یا اور کسی مصروفیت میں ہو تو لاؤڈ سپیکر کی آواز اس کے لیے باعث تشویش ہوتی ہے۔

(۳) دُور بیٹھے ہُوئے کے لیے تعلیم کا یہ طریقہ نہایت غیر مہذب اور غیر اخلاقی ہے۔ دین میں بلاوجہ کا شور شغب پسندیدہ نہیں۔

جو درس سُننے کی خواہش مند خواتین ہوں وہ مسجد میں آکر سُن سکتی ہیں۔ یا محلے میں کسی گھر میں اس کا بندوبست کیا جا سکتا ہے۔

سوال: عورتوں پر جمعہ فرض نہیں؛ عورتوں کی دینی تربیت اور تبلیغ کے لیے اگر کوئی دینی تعلیم یافتہ عورت علیحدہ کسی گھر یا مدرسہ میں عورتوں کو جمعہ کی نماز پڑھانے کا بندوبست کرے تاکہ عام عورتوں کو قرآن و حدیث اور دینی علوم سکھائے جا سکیں تو کیا شریعت میں اس کی اجازت و گنجائش موجود ہے؟ اگر نہیں تو پھر اسلام عورتوں کی دینی تعلیم و تربیت کے لیے کیا لائحہ عمل پیش کرتا ہے۔ کیا عورت عورتوں کی نماز یا نمازِ جمعہ کی امامت کر سکتی ہے اگر کر سکتی ہے تو کس طریقے سے۔

جواب: تنہا عورتوں کی جماعت جمعہ میں تو جائز ہی نہیں۔

احترز بالرجال عَنِ النساء والصبیان فان الجمعۃ لا تصح بھم وحدھم لعدم صلاحیتھم الامامۃ فیھا بحال بحر۔ (طحطاوی علی الدر ج ۱ ص ۳۴۳)

اور عام نمازیوں میں بھی تنہا عورتوں کی جماعت مکروہ تحریمی ہے۔
نماز باجماعت کا اہتمام کیے بغیر دینی تعلیم کا بندوبست کیا جائے۔

سوال : صورت مسئلہ یہ ہے کہ مَیں نے عرصہ ۹ سال قبل اپنی بیوی کو ناچاقی کی وجہ سے ایک طلاق دی تھی۔ اس کا کیس ثالثی عدالت میں گیا، لیکن کونسلر نے ایک ماہ کے اندر ہی کاغذات واپس کر دیے اور حُکم دیا کہ بیوی کو باقاعدہ خرچہ دیتے رہنا مَیں آج تک بیوی بچوں کو خرچہ دے رہا ہُوں اس عرصہ میں میری بیوی میرے گھر نہیں آئی، کیونکہ اس کے عزیزوں کے کہنے کے مطابق طلاق ہوگئی ہے برائے مہربانی مجھے شرعی مسئلہ سے آگاہ کریں کہ آیا میری بیوی کو طلاق ہوگئی ہے یا وہ ابھی تک میری منکوحہ ہے۔

جواب : اگر ایک طلاق دینے کے بعد عدت کے دوران یعنی تین حیض آنے تک رجوع کے کوئی کلمات زبان سے ادا کیے مثلاً یہ کہ مَیں بیوی سے رجوع کرتا ہُوں یا مَیں نے بیوی کو روک لیا یا مَیں نے اس کو اپنے نکاح میں لوٹا لیا یا شہوت سے اس کو چھوا ہو یا اُس کا بوسہ لیا ہو تب تو رجعت ثابت ہوکر نکاح قائم ہے۔

اور اگر ان میں سے کوئی بات نہ ہُوئی ہو عدت گزارنے کے ساتھ بیوی ایک طلاق بائنہ سے نکاح سے نکل گئی۔ اگر دوبارہ اکٹھے رہنا چاہیں تو فقط گواہوں کے سامنے دوبارہ نکاح پڑھوا لیں۔ فقط

واللہ تعالیٰ اعلم

بقیہ : مروجہ سنہ عیسوی

ہے کہ اتنی بڑی قوم برسوں نہیں صدیوں تک اپنے مقدس دنوں، عیدوں، تہواروں اور روزوں کے ایّام کو گُم کیے رہی اور خود اپنے اقرار کے مطابق ۱۵۸۲ء تک صحیح دنوں کی تعیین نہ کر سکی بلکہ اپنی تمام عبادات مذہبی کو اسی غلط حساب کے مطابق ادا کرتی چلی آئی ہیں سے اس امر کا بھی اندازہ لگا لیجیے کہ جس قوم نے اپنے مقدس دنوں کو گُم کر دیا وہ اپنے انبیاء کی مقدس تعلیم کو کس طرح محفوظ رکھتی تمام عیسائی دُنیا کا اپنے اصلی دنوں کو گم کر دینا اسی ضلال واضلال کا ایک نمونہ ہے جس کے متعلق قرآنِ عظیم میں ارشاد ہے:

يَآ اَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ "اے اہل کتاب اپنے دین کی بات میں ناحق کا مبالغہ مت کرو۔"